حفظ وتجوید ودرسِ نظامی : ناظرہ وحفظِ قرآن مجید کے بعد قرأت وتجوید کے لئے دارالقراء نمک منڈی پشاور کو منتخب کیا اور یہاں کے اساتذہ بالخصوص مولانا قاری فیاض الرحمٰن سے علمِ قرأت وتجوید میں مستفید ہوئے۔ علمِ تجوید کی تحصیل کے بعد ضلع لکی مروت کے مختلف مدارس میں درسِ نظامی کی کتابیں پڑھتے رہے اور درجۂ سادسہ کے لئے ۱۹۹۵ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور یہاں کے اساتذہ شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ مدظلہ سے توضیح و تلویح، شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ سے جلالین ج ا، مصنف کبیر مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ سے جلالین ج ۲، شیخ الحدیث مولانا مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ سے شرح عقائد وخیالی اور شیخ الحدیث مولانا فضل الٰہیؒ سے میبذی پڑھیں۔

تکمیل ودورۂ حدیث : درجہ سادسہ پڑھنے کے بعد منطق ومعقولات کی کتابیں پڑھنے کے لئے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قابلِ فخر فرزند جامع المعقول والمنقول مولانا تاج محمد حقانی مدظلہ کے ہاں جامعہ دارالعلوم عربیہ ٹل میں مسلسل چھ (۶) سال گزارے، اور منطق وفلسفہ میں ید طولیٰ حاصل کیا۔ درجہ موقوف علیہ دارالعلوم سراج الاسلام کاہی میں پڑھا اور دورۂ حدیث کے لئے مادرِ علمی' اُم المدارس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور یہاں کے عبقری شیوخ الحدیث سے استفادہ کرکے ۲۰۰۱ء میں سندِ فراغت ودستارِ فضیلت حاصل کی۔

عصری تعلیم : مولانا نے درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم پر بھی توجہ رکھی اور گومل یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

درس وتدریس : فراغت کے درس وتدریس کے شعبہ سے منسلک ہوئے کیونکہ اسی شعبہ ہی کی بدولت علم زندہ ہے۔ تدریسی زندگی کا آغاز دارالعلوم احسن المدارس لکی مروت سے کیا اور سات (۷) سال تک صدر مدرس رہے اور چار (۴) سال مسلسل درجۂ تکمیل کی کتابیں پڑھاتے رہے۔

تصنیف وتالیف اور قلمی کارنامے : دیگر فضلائے حقانیہ کی طرح آپ نے زمانہ طالب علمی سے اپنے اساتذہ کے درسی نوٹس لکھے، جن میں سے اکثر اکوڑہ خٹک اور سرحد کے اور دینی مدارس کے طلباء کے مابین فوٹو کاپی کی شکل میں تقسیم ہورہے ہیں اور طلباء اس سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ مولانا نے چونکہ زیادہ عرصہ حضرت مولانا تاج محمد حقانی مدظلہ کے ساتھ گزارا ہے اور معقولات اور اُصولِ فقہ کی کتابیں ان ہی سے پڑھی ہیں۔ اس لئے زیادہ تقاریر انہی کی ہیں، اور مولانا پڑھاتے بھی اپنے استاد جیسے ہیں۔

ا) حلیم الحکمۃ تقریر ہدایۃ الحکمۃ : ہدایۃ الحکمت فلسفہ کی مشہور ومعروف کتاب ہے، وفاق المدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے، درجۂ خامسہ میں سلم العلوم کی جگہ پڑھایا جاتا ہے۔ مولانا نے ہدایۃ الحکمۃ پر اپنے استاد کے افادات مرتب کیے ہیں جو مسودہ کی شکل میں ہے۔ کمپوزنگ کے مراحل سے گذر کر عنقریب شائع ہوں گی۔

۲)تقریر میبذی : میبذی درسِ نظامی کے درجہ تکمیل میں اور ہدایۃ الحکمت کی شرح ہے۔مولانا نے اس کی تقریر بھی لکھی ہے۔

۳)تقریر ملاحسن : سلم العلوم کی شرح ملاحسن کے نام مشہور ہے جو درسا پڑھائی جاتی ہے۔مولانا نے اپنے استاد سے اس کی تقریر لکھی ہے۔

۴)تقریر صدرا : فلسفہ وحکمت میں صدرا کا نام اہل علم سے مخفی نہیں۔مختصر ہونے کے باوجود مشکل ضرور ہے۔یہ تقریر اس مشکل کو سہل بناتی ہے۔

۵)تقریر تلویح وتوضیح : تلویح وتوضیح اُصولِ فقہ کی مشہور کتاب ہے جو وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق درجہ سادسہ میں پڑھائی جاتی ہے۔اس کتاب کا مشکل ہونا طلبہ کے درمیان مشہور ہے۔تقریر تلویح اس کا آسان حل ہے۔یہ بھی عنقریب شائع ہوگا۔

۶)ارشاد العلوم شرح سلم العلوم : مولانا نے ازخود سلم العلوم کی شرح اپنے طرز پر منطق کے مشہور اساتذہ مولانا رشید احمد مارتونگیؒ اور مولانا تاج محمد حقانی کے افادات سے مرتب کر کے مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک سے شائع کیا ہے۔

اس کے علاوہ آپ کے اپنے درسی افادات پر مشتمل تقاریر بھی ہیں جو طلباء نے آپ سے لکھی ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو درسیات پر مزید لکھنے کی توفیق عطا فرماوے۔(آمین)

(بقیہ صفحہ ۱۴سے)

حج بیت اللہ روحانی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ

اب اس کی زندگی میں ایک نئی روح ،ایک نئی حیات اور اس کا ایک نیا دور شروع ہو جاتا ہے۔جس میں دین ودنیا کی بھلائیاں جمع اور دونوں کی کامیابیاں شامل ہوتی ہیں۔فی الحقیقت حج بیت اللہ وہ عظیم الشان فریضہ ہے جس میں ایک حاجی کو وقت کی قربانی دینا پڑتی ہے،مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور جسمانی مشقتیں جھیلنا پڑتی ہیں۔مزید برآں اعزہ واقرباء اور احباب ورفقاء سے دور ہوکر اوران کی یادوں کو بالائے طاق رکھ کر اللہ رب العزت اور اس کے حبیب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادوں کے وردکو اس تربیتی کورس میں اپنی زندگی کا شیوہ بناتا ہے۔اس طرح اس کے اندر اخلاص وللّٰہیت واخوت ومحبت، ایثار وقربانی اور دوسرے ان تمام اوصاف حسنہ کو نشوونما دینے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے جس کے دور بیں اثرات ونتائج اس کی عملی زندگی میں سامنے آتے ہیں اور پھر بلاشبہ اس کی زندگی قوم وملت بلکہ پوری دنیا کے لیے موجب سعادت ورحمت ثابت ہوتی ہے۔